مولایَ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　　درسِ حدیث　　علی حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھِم

حضرت ابوعبیدہؓ بن جراحؓ کی امانت نبی علیہ السلام کی زبانی عشرہ مبشرہ کے علاوہ اور لوگوں کو بھی جنّت کی بشارتیں دی گئی ہیں انفرادی بھی اور اجتماعی طور پر بھی مگر عشرہ مبشرہ کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۶ سائیڈ ۸۳-۱۰-۴

الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وّاٰلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ[1]

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک موقعہ پر) ارشاد فرمایا کہ ہر اُمّت میں ایک امانت دار شخص ہوتا ہے اور میری اُمت میں ایسا شخص (جس پر اعتماد کیا جا سکے) ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔"

حضرت آقائے نامدار (صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے چند ایسے صحابہ ہیں کہ جن کو آپ نے جنّت کی بشارت دی ہے اُن میں دس حضرات معروف ہیں ان دس کے علاوہ اور بھی ہیں مگر ان کے بارے میں بار بار فرمانا اور اتنا کہ بہت لوگوں نے سنا اور پھر بہت لوگوں نے آگے روایت بھی کیا، وہ صرف دس حضرات ہیں ورنہ روایات میں اور بھی ہیں۔

ایک عورت کو جنّت کی بشارت اور بے پردگی سے حفاظت کی دُعا

ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ مجھے دَورہ پڑتا ہے میرے لیے دُعا فرمایئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ایسے کرلو کہ اس تکلیف کو برداشت کرلو اور تمہیں جنّت ملے گی اور چاہو تو میں دُعا کردوں اور یہ تکلیف تمہاری جاتی رہے اُنھوں نے عرض کیا کہ یہ ٹھیک ہے، مگر اتنی دُعا فرما دیجیے کہ دَورہ کی حالت میں بے پردگی نہ ہو تو آپؐ نے یہ دُعا فرما دی اُس نے اس تکلیف میں رہنا گوارا کیا اور آپؐ نے اُسے جنّت کی بشارت دی۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص : ۵۶۶

ایک اور عورت پر جہنم حرام ہونے کی بشارت

اسی طرح ایک اور بھی صحابیہ ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مَس کردہ بدن کا پانی استعمال کرلیا تو آپؐ نے یہ فرما دیا کہ حَرَّمَ اللّٰہُ بَدَنَكِ عَلَى النَّارِ اللہ نے تمہارا بدن آگ پر حرام کردیا، اسی طرح ایک صحابی تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ستر ہزار آدمی ایسے ہوں گے میری اُمّت میں جو بے حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

نیک کام میں سبقت کا فائدہ اور تاخیر میں نقصان

ایک صحابی عرض کرنے لگے میرے لیے دُعا فرما دیجیے۔ اللہ تعالیٰ اُن میں مجھے کردے۔ آپ نے یُوں دُعا کردی خداوندکریم! تو ان کو اُن لوگوں میں شامل کردے ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ میرے لیے بھی دُعا کر دیجیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ یہ عکاشہ تم پر اس معاملہ میں سبقت لے گئے اُنھوں نے پہلے کہا وہ بات ختم ہوگئی اب، ایسے اور بھی واقعات احادیث میں ملتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ کے لیے بھی آپؐ نے جنّت کی بشارت دی، چند روز ہوئے میں ایک کتاب دیکھ رہا تھا اِس میں اس طرح کے بہت سارے صحابہ کرام کی تعداد بیان کی گئی ہے جن کو آپؐ نے جنّت کی بشارت دی ہے عبداللہ بن سلام رضؓ نے ایک خواب دیکھا اُس خواب کی تعبیر آپؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ دی کہ تم اسلام پر قائم رہو گے موت تک تو جب لوگ اُن کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ جنّتی آدمی ہے ایک صاحب باہر سے مدینہ منورہ پہنچے تو اُنھوں نے کسی کو کہتے ہُوئے سُنا کہ یہ جنتی آدمی ہے تو پھر وہ اُن کے پیچھے پیچھے چلے گئے اور پُوچھا اُن سے کہ مَیں نے یہ سُنا ہے آپ کے بارے میں اس کا کیا قصّہ ہے؟

مبالغہ سے اجتناب کرتے ہوئے بات بیان کرنا

تو اُنھوں نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ مَیں نے خواب دیکھا تھا آدمی کو اتنی بات کہنی چاہیے جتنی ہو یہ جو کہتے ہیں لوگ کہ جنتی ہے تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ تو نہیں فرمایا تھا۔

خواب ایک حقیقت ہے اس کی تعبیر ہُوا کرتی ہے

ہاں یہ ہُوا تھا کہ مَیں نے خواب دیکھا تھا کہ سبزہ ہے اُس میں ایک بہت بڑا ستون نصب ہے تو اُس ستون پر میں چڑھ رہا ہوں اور چڑھ نہیں سکا تو مجھے کسی نے سہارا دیا ایک خادم نے پیچھے سے تاکہ میں چڑھ جاؤں کسی طریقہ سے، جب چڑھ گیا تو وہاں مَیں نے دیکھا کہ ایک کنڈا تھا جو لٹکا ہُوا تھا، یہ خواب مَیں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم موت تک اسلام پر قائم رہو گے اور یہ جو تم نے سبزہ دیکھا یہ اسلام

ہے اور یہ جو کنڈا تھا یہ اَلعُروۃ الوُثقٰی ہے مضبوط کنڈا، مضبوط کنڈا اگر پکڑ لے اور نیچے سے کوئی چیز نکل بھی جائے تو لٹکا تو رہے گا۔ آدمی تو گویا بڑی مضبوط چیز ہوتی ہے انسان کو بہت محفوظ کر لیتی ہے یہ اُنھوں نے کہا کہ یہ میں نے خواب دیکھا اب سب نے اس کی تعبیر یہ لی حتّٰی کہ یہ ذکر عام ہو گیا کہ عبد اللہ بن سلام جنتی آدمی ہے

ایسے واقعات بہت سے صحابہ کرام کے بارے میں ملیں گے۔

مجموعی بشارت بھی دی گئی ہے

اور مجموعی طور پہ بھی ملیں گے جیسے کہ اہلِ بدر اُن سب کے بارے میں (بشارت) ہے اور وہ تین سو تیرہ آدمی تھے۔ اصحاب بیعتِ رضوان یہ چودہ سو صحابہ کرام ہیں جو ۶ھ میں حُدیبیہ گئے مکّہ مکرّمہ گئے عمرہ کرنے کے لیے یہ قرآن پاک میں آتا ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

منافقین اس بشارت میں شامل نہیں ہیں

ان میں ایک ادھر منافقین بھی تھے تو وہ چھُپ گئے تھے اور بیعت نہیں کی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مُبارک پہ لیکن جنھوں نے بیعت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مُبارک پر اُن کے بارے میں یہ آیت ہے تو جس سے خُدا راضی ہو جائے وہ جنتی ہے اگر معاذ اللہ راضی نہ ہو تو وہ جہنمی ہے اس کے لیے ہر جگہ بے چینی ہے اور جس سے خدا راضی ہو اُس کے لیے ہر جگہ سکون اور راحت ہے تو یہ حضرات (عشرہ مبشرہ) جن کا ذکر چل رہا ہے۔ یہ وہ دس چیدہ حضرات ہیں ان میں حضرات خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر مُبارک بیان کیا جا چکا ہے۔ پھر حضرت زبیرؓ کا ذکر آیا پھر حضرت طلحہ کا ذکر آیا اور حضرات سعد کا ذکر آیا اور آٹھویں صحابی یہ ہیں جن کا ذکر ہم کر رہے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے واقعات ہیں۔

نجران کے عیسائی مناظروں کا حق کی تاب نہ لانا

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہُوا کہ اہل نجران (عیسائی) آئے۔ نجران میں عیسائی تھے، وہ مان نہیں رہے تھے۔ بات اُنھوں نے بھیج دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے کے لیے بحث کرنے کے لیے کچھ اپنے آدمیوں کو جو ذرا چرب زبان تھے۔ تیز بولنے والے تھے۔ جواب سوال کر سکتے تھے۔ مناظرہ کر سکتے تھے وہ جب وہاں پہنچے ہیں تو اُنھوں نے کہا کہ اگر یہ سچ مچ رسول ہوتے تو کبھی

ہم نہیں بچ سکتے اِس واسطے اِن سے بحث کرنی فضول ہے۔ البتہ یہ شکل ہے کہ اِن کی بات مان لیتے ہیں اِن کا اقتدارِ اعلیٰ تسلیم کر لیتے ہیں اور ہم جزیہ دے دیا کریں گے لیکن انھوں نے کہا کہ آپ ہمارے پاس آدمی بھیجئے ایسا آدمی ہو کہ اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ ایک امین بھیجیے جس پر اطمینان کیا جاسکے۔ روپے پیسے کے بارے میں بالکل اطمینان ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا کہ میں تمہارے پاس آدمی بھیجوں گا ایسا امین ایسا امانت دار کہ جیسا امانت کا حق ہوتا ہے تو لوگوں کو خیال ہوا کہ کس کو اشارہ فرمائیں گے اُس کو دیکھنے کے لیے ہر آدمی نے نظریں جمائیں اُٹھایا سر تو اب دونوں باتیں ہوتی ہیں کہ اس لیے بھی سر اُٹھاتا ہے آدمی کہ اُسے یہ خیال ہوتا ہے کہ مجھے منتخب فرمائیں اور اِس لیے بھی اُٹھاتا ہے آدمی گردن اور نظریں کہ دیکھوں کسے منتخب کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے خود کو انتخاب کیلیے پیش کرنے کا جذبہ بُرا نہیں ہوتا

اور اگر کوئی آدمی اِس خیال سے نظریں اُٹھائے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم منتخب کرلیں تو یہ بُری بات کسی بھی طرح نہیں ہے یہ بھی اچھی بات ہے۔ کیونکہ رسول کا منتخب کر لینا بہت بڑی بات ہے، اس کا مطلب ہے کہ اللہ کو وہ آدمی پسند ہے تو ایسا کون ہوگا کہ ایسے موقع کو ہاتھ سے جانے دے اور اِس موقع سے فائدہ نہ اُٹھائے اور وہ یہ نہ چاہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ایسا سمجھ لیں ایسا بنا لیں تاکہ میں اللہ کے نزدیک بھی سچ مچ ایسا ہو جاؤں تو لوگوں نے دیکھا

حضرت ابو عبیدہ رض کا انتخاب ان کا تارک الدنیا ہونا

کہ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابو عبیدہ بن الجراح تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تارک الدنیا تھے بالکل آخر تک اسی طرح تارک الدنیا رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ سفر کیا ہے کم از کم شام کے جہاد کے دوران ایک دفعہ تشریف لے گئے تو وہاں ٹھہرنے کی بات ہوئی تھی کہ کہاں ٹھہریں گے؟ تو کہا کہ میں ابو عُبیدہ کے پاس ٹھہروں گا اور فرمایا کہ بھائی کے پاس ٹھہروں گا تو اس زمانہ میں یہ تو تھا نہیں کہ تار ہو ٹیلیفون ہو جس سے معلوم ہو جائے کہ اِس وقت پہنچا ہے اس وقت نہیں پہنچا بس اندازے ہوتے تھے، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ وہاں پر موجود نہ تھے لیکن آگئے اور ساتھ لے گئے۔ وہاں جاکر دیکھا حضرت عمر رض نے تو وہاں کوئی چیز خاص نہیں تھی، کچھ چمڑے کی چیزیں تھیں کھانے کا وقت آیا تو اُنھوں نے روٹیاں بھگو دیں پانی میں اُنھوں نے پوچھا کہ آپ یہ کھاتے ہیں کہا میں یہی کھاتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

زمانے لگے کہ سب کو دُنیا نے بدل دیا سوائے تمہارے کہ تم اپنی اصلی حالت پر ہو اُس حالت پہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی، اب حضرت ابو عبیدہ ہی ہیں یہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ ہر اُمت میں ایک آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جس میں وہ وصف نمایاں ہو امانت کا تو میری اُمت میں ایسا آدمی یہ ابو عبیدہ ہیں اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

تمام جہادی معرکوں میں حاضر رہے ہیں نبی علیہ السلام کی خاطر دانت بھی متأثر ہوئے

تمام معرکوں میں شریک رہے ہیں۔ بدر میں بھی شامل رہے ہیں۔ اُحد میں بھی شامل رہے ہیں اور اُحد میں انہوں نے وہ خود جو جس کی کمانی دب کر گھس گئی تھی وہ اپنے دانتوں سے نکالی اُس سے اُن کے دانتوں کو اثر پہنچا، بہرحال بہت بڑے آدمی تھے وہ اللہ کو بہت پسند تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے

شام کے لشکروں کی سرداری

اُنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر بنا دیا تمام لشکروں کا جو شام جا رہے تھے کہ شام میں جہاد کرو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اُن کی جگہ انہیں رکھ لیا۔

حضرت خالد رضؓ کو معزول کر کے اُن کو رکھنے کی حکمت

اور اُن (حضرت عمر رضؓ) کے پیشِ نظر بس یہی چیز تھی کہ یہ پیسے کا اور دولت کا جو بالکل انبار لگتا جا رہا ہے اِن میں ایسا آدمی ہونا نہایت ضروری ہے کہ جس کا عمل اتنا محتاط ہو کہ دوسرے کو غلط فہمی بھی نہ ہو۔

حضرت خالد رضؓ کا عمل بھی محتاط تھا

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا عمل محتاط تھا جائز تھا مگر ایسا عمل نہیں تھا کہ دوسرے کو غلط فہمی نہ ہو۔ غلط فہمی ہو جاتی تھی، دو دفعہ ایسے قصے پیش آئے۔

حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو منصبِ امانت نبی علیہ السلام نے خود عطا فرمایا تھا اس لیے کسی کو تردد نہیں ہو سکتا تھا

جبکہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کا یہ حال تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اِنہیں چنا تھا تو اِن کو اِس جگہ مقرر کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہوا، پھر جب حضرت عمر رضؓ شام آئے ہیں اور دیکھا

(بقیہ بر صفحہ ۱۳)

الصوم لی وانا اجزی بہ (روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔) اخلاص وایثار اور قربانی کی آخری حد وہ ہے کہ انسان سب کچھ حتّٰی کہ آل و اولاد کو بھی قربان کر ڈالے۔

اسلام نے فطرتِ انسان کو دعوت دی کہ شان و شوکت، زیبائش و آرائش اور انبساط و مسرّت کی تمام جلوہ آرائیاں، اخلاص و صداقت کے انہیں دو محوروں پہ ہونی چاہییں۔

۱۔ جب ماہ رمضان ختم ہوا اور ایک خدا پرست، ایثار و اخلاص، خدمتِ خلق اور ہمدردئ نوع کا ایک کورس پورا کر چکے ہیں۔ اس کا نام عید الفطر ہے۔ یعنی مسرّت کا وہ دن جس کا محرک اور منبع یہ ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزارنے کے بعد آج روزہ کشائی ہوتی ہے۔

۲۔ جب والہانہ جذبات کے ساتھ اس بیت عتیق" میں حاضری ہو جس کے بانی (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے پہلے اس" وادئ غیر ذی زرع" میں اپنی مالوفات (رفیقۂ حیات حضرت ہاجرہؑ اور شیر خوار لختِ جگر حضرت اسمٰعیلؑ) کو چھوڑ کر اس کے بعد انسانی تمنّاؤں کے آخری سہارے کو قربان کر کے عاشقانِ پاک طینت کے لیے مقدس مثال قائم کی تھی۔

یہ دو عیدیں ہیں جن کی اسلام نے تعلیم دی ہے ان کے سلسلہ میں لکھنے اور کہنے کی باتیں تو بہت کچھ ہیں مگر مناسب اور بہتر یہ ہے کہ قول کے بجائے فعل کی طرف توجہ دی جائے۔

بقیہ: درسِ حدیث

انہیں اِس (زہد کے) حال پر تو یہ وہی حال تھا جو ایمان کے راسخ ہونے کے بعد اور خدا کا مقرب ترین ہونے کے بعد ہوتا ہے۔

وفات کے وقت حضرت عمرؓ کا اُن سے حسن ظن

اور (حضرت عمرؓ) وفات کے وقت فرماتے تھے کہ اگر ابو عبیدہ زندہ ہوتے تو میں اُن کا نام پیش کر کے انہیں نامزد کرتا اور مجھے اُن کے نامزد کرنے میں تأمل نہ ہوتا تو یہ بڑے بڑے حضرات ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقرب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معتمد اور اِن کے بارے میں تعریفی کلمات احادیث میں آئے ہیں۔ تعریفی سے بھی بڑھ کر جنتی ہونے کی بشارت احادیث میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی محبت دے اور ان کا ساتھ آخرت میں نصیب فرمائے۔ (آمین)